78546 ـ مسلمان جن سے تعاون ليكر علاج كرنے كا دعوى كرنے والے طبيب سے علاج كروانے كا حكم

سوال

اگر ميں ايسے شخص سے علاج كراؤں جس كے پاس مسلمان جن طبيب ہوں تو كيا ميرا روزہ ٹوٹ جائيگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

علاج وغيرہ ميں جن كى معاونت حاصل كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى اس قسم كا دعوى كرنے والے شخص كے پاس جانا جائز ہے.

كسى مسلمان شخص كو كے لائق نہيں كہ وہ فى الواقع كسى كے علاج اور اس ميں اثر سے دھوكہ كھائے، ديكھيں يہ دجال آسمان كو كہےگا بارش برساء تو آسمان سے بارش برسنے لگےگى، اور زمين كو كہےگا: اپنے خزانے اگل دو تو زمين خزانے نكال باہر كريگى، تو كيا مسلمان اس كے دھوكہ ميں آكر اس كے اس دعوى كى تصديق كر دےگا ؟ !

ہو سكتا ہے يہ فتنہ و آزمائش اور اللہ كى جانب سے ان كے ليے بتدريج گرفت ميں لينے كا باعث ہو.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

ہم ان كو بتدريج وہاں سے (گرفت ميں) ليے جارہے ہيں جہاں سے انہيں خبر بھى نہيں الاعراف (182).

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ سے دريافت كيا گيا كہ:

اگر ضرورت پڑے تو مسلمان جنوں كا علاج معالجہ ميں تعاون لينے كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" علاج معالجہ ميں جن سے تعاون نہيں لينا چاہيے، اور نہ ہى اس سے سوال كرنا چاہيے، بلكہ مريض مشہور و معروف ڈاكٹر حضرات سے دريافت كرے، ليكن كسى بھى جن كى طرف رجوع مت كرے؛ كيونكہ يہ جنوں كى عبادت

اور ان کی تصدیق کا وسیلہ ہے؛ اس لیے جنوں میں کافر بھی ہیں، اور مسلمان جن بھی، اور بدعتی بھی، اور آپ کو ان کے حالات کا علم نہیں، اس لیے ان پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، اور نہ ہی ان سے کچھ دریافت کیا جائے چاہے وہ آپ کے سامنے کسی بھی شکل میں آئیں.

بلکہ آپ اہل علم اور طب کا علم رکھنے والے انسانوں سے اس کے متعلق دریافت کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی نے مشرکوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے الجن (6).

اور اس لیے بھی کہ یہ ان میں اعتقاد اور شرك کا وسیلہ ہے، اور یہ وسیلہ ان جنوں سے استعانت اور نفع طلب کرنا ہے، اور یہ سب کچھ شرك ہے " انتہی.

ماخوذ از: مجلة الدعوة عدد نمبر (1602) ربیع الاول 1418 ھ صفحہ نمبر (34).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" جن سے استعانت نہیں کی جائیگی، نہ تو کسی مسلمان جن سے، اور نہ ہی اس سے جو مسلمان ہونے کا دعوی کرے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ مسلمان ہونے کے دعوی میں جھوٹا ہو، اور صرف انسانوں کے ساتھ دخل اندازی کرنے کے لیے دعوی کر رہا ہو، اس لیے یہ دروازہ ابتدا سے ہی بند کر دیا جانا چاہیے.

جن سے معاونت و استعانت لینی جائز نہیں چاہے وہ اپنے مسلمان ہونے کا دعوی ہی کریں، کیونکہ اس طرح یہ دروازہ کھل جائیگا.

اور پھر غائب سے استعانت جائز نہیں ہے، چاہے وہ جن ہو یا کوئی اور، اور چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم، صرف استعانت و مدد اس سے طلب کی جاسکتی ہے جو حاضر ہو اور پھر وہ مدد کرنے پر قادر بھی ہو.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے موسی علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے:

اور موسی (علیہ السلام) ایك ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے، تو یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا، یہ ایك تو اس کے رفیقوں میں سے تھا، اور یہ دوسرا اس کے دشمنوں میں سے، اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسی (علیہ السلام) نے اسےمکا مارا جس سے وہ مر گیا موسی (علیہ السلام) کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے، یقینا شیطان دشمن اور کھلے طور پر

بہکانے والا ہے القصص (15).

یہ حاضر ہو اور مدد کرنے کی استطاعت و قدرت بھی رکھے تو عادی امور میں ایسا کرنے میں کوئی مانع نہیں " انتہی.

دیکھیں: السحر والشعوذة صفحہ (86 ـ 87).

دوم:

رہا روزہ تو ان شاء اللہ یہ صحیح ہے، اس سے فاسد نہیں ہوتا، لیکن یہ ہے کہ روزے کا اجروثواب کم ہوگا، اور معاصی کے ارتکاب سے تو بعض اوقات روزے کا اجروثواب بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (50063) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .